ملت اسلامیہ ہند عروج وزوال کے آئینہ میں

14/08/2016 مھدی حسن عینی

MAZAMEEN.COM

کسی بھی قومی کی ترقی یا تنزلی کی بات کریں تو اولاً یہ مد نظر رہنا چاہئے کہ یہ دونوں اوصاف اضافی ہوتے ہیں،

عالم انسانیت کے کسی بھی طبقہ کے ترقی یافتہ یا انحطاط پذیر ہونے کا اگر ذکر کیا جاتا ہے تو موازنہ اس کے ماضی سے کیا جاتا ہے، اب ہم ملت اسلامیہ کا جائزہ لیتے ہیں تو اس کے اضی سے موازنہ کے کئی صورتیں بن سکتی ہیں،

(01) آج کی ملت اسلامیہ ہند بمقابلہ ملت اسلامیہ کا اولین دور.

(02) آج کی ملت اسلامیہ ہند کی حالت بمقابلہ ہندوستان میں ملت کے ماضی کا کوئی دور

(03) ملت اسلامیہ ہند بمقابلہ مغربی تہذیب کی علم بردار قوم.

(04) ملت اسلامیہ کی کیفیت بنام ایک خاص عہد کی حالت

جہاں تک ملت اسلامیہ کے اولین دور کا سوال ہے تو وہ دور تو ہمیشہ کے لئے ملت کے سامنے مشعل راہ اور منارہ نور ہے، دور نبوی، ودور خلفائے راشدین تک محیط یہ دور ایک تاریخی حقیقت ہے، اس لئے اسے خیالی نہیں کہا جاسکتا، اس دور میں ملت اسلامیہ جس بلند مقام پر فائز ہوئی اس کو دوبارہ حاصل کرنا نا

گا۔اب ہمارے تجزیہ کا رہے مطلوب معیار والا کرنے متعین سفر سمت کا ملت ہمیشہ اولین دور یہ ممکن ہے،تاہم شہید کے دور کو مد نظر رکھنا پڑے گا، کیونکہ ملت اسلامیہ کی سلطان نقطہ ارتکاز آخری صورت ہے،اب آخری صورت میں متعین طور پر ہمیں ٹیپو موجودہ حالت کا تقابل ایک دور خاص یعنی انگریزوں کے مقابلہ میں شکست سے ملک کی آزادی تک کا زمانہ پیش نظر ہے،اب انیسویں صدی عیسوی کے اوائل سے 1947 تک کو ماضی کے خانہ میں رکھا جائے اور 1947 کے بعد سے آج تک کے احوال کو حال مانا جائے،اور ان ماضی وحال کا موازنہ کر کے مسقبل کی صورت گری کا بیڑہ اٹھایا جائے .

اب اگر ماضی کی بات کریں تو ٹیپو سلطان شہید کے 04 مئی 1799 کو سرنگا پٹنم میں انگریزوں سے لڑتے ہوئے نام جاں آفریں کے سپرد کردی، شیر دکن کی اس شکست کے بعد ہی ملک عزیز پر انگریزوں کا بلاشرکت غیر تسلط ہو گیا، ویسے تاریخی حقیقت تو یہ ہے کہ 1857 کے انقلاب میں ناکامی کے بعد سے ہی انگریزی عروج کا سفر شروع ہو گیا تھا،

انگریزوں کی حکومت اور ہندوستانیوں کی غلامی چونکہ حقیقی سیاسی اقتدار سے محرومی کے سبب تھا اس لئے علمائے حق سر بکفن ہو کر اس میدان میں کود محدث دہلوی کے فرزندار جمند شاہ عبدالعزیز دہلوی نے فتوی دیا کہ یہ براعظم اب دارالاسلام نہیں رہا، اللہ ولی پڑے،ہندوستان کے شجرہ طوبی شاہ اس کے باوجود کہ اسلام کے شعائر میں صریح مداخلت نہیں کی گئی تھی اور سابقہ بادشاہوں کے افراد خاندان کو اقتدار کی کرسیوں پر بحال رکھا گیا تھا، لیکن حقیقی طاقت انگریزوں کے ہاتھ میں جا چکی تھی، شاہ عبدالعزیز نے اپنے ایک تربیت یافتہ شاگرد سید احمد شہید رائے بریلوی کو جہاد اور اصلاح وارشاد کے کام اور دیگر شہروں کے سفر کئے،اور بڑے وسیع پیمانہ پر بیعت واصلاح کا اطراف، کے دہلی کے لئے تیار کیا، سید احمد شہید نے دہلی کے اطراف نے سلسہ شروع کیا، موصوف نے کچھ ہی عرصہ میں چار سو افراد کے ساتھ سفر حج کیا اور اور دیڑھ سال کے بعد کلکتہ کے راستہ سے واپسی کی، اس درمیان آپ قابل پر طور خصوصی بات نے بیعت وارشاد کا سلسلہ دراز کیا، اور پھر سکھوں کے خلاف جہاد کا فیصلہ کیا، اور اس فیصلہ پر عمل درآمد کیا. یہ کی سلطان ٹیپو سال جس ہوا شروع سال اسی اقتدار دور کا سنگھ رنجیت سردار کے سکھوں کہ ہے ذکر رہی ناکام جنگ ساتھ کے تھا۔سکھوں رہا جاری تک صدی نصف تقریباً اقتدار یہ اور تھی ہوئی وفات میں مسلمانوں نے تحریک اس لیکن ہوگئے شہید میں بالاکوٹ اسماعیل شاہ اور احمد سید میں1831 اور کی ہ بادشا معزول کسی یا بادشاہت کی خاندان یا فرد کسی تحریک دی۔یہ پھونک روح کی اسلام احیائے جام نے تعداد بڑی کی افراد تھی۔ان لیے کے احیاء کے اسلام خالص بلکہ تھی نہیں لیے کے بحالی

اثرات کے جس دی پھونک روح کی دین احیائے میں علاقہ بڑے ایک نے تحریک کیا۔اس نوش شہادت کی مسلمانوں نے ناکامی کی بغاوت ہیں۔اس کے بعد ماضی کا قابل ذکر قابل توجہ انقلاب یعنی 1857کی موجود بھی آج کو اُن سزا کی " پانی کالا " یا گئے چڑھائے پر پھانسی مجاہدین علماءاور میں تعداد بڑی دی، توڑ کمر گئی۔ دی

یک سے دوسرے ایک بلکہ متوازی دو لیے کے حال اصلاح میں مسلمانوں بھی میں حالات ایسےنامساعد دیوبند دارالعلوم نے نانوتوی قاسم محمد مولانا آیا۔21مئی1866کو میں عمل قیام کا اداروں متضاد گونہ نے خان احمد سید میں 1875 طرف دوسری رکھی، بنیاد کی

Mohammadan Anglo)کالج اورینٹل اینگلو محمڈن میں بعد جو کیا قائم "ہند مسلمانان مدرسۃالعلوم " ہوا۔ موسوم سے یونیورسٹی مسلم گڑھ علی میں1920 اور گیا جانا سے نام کے (Oriental College

کہ جب تھا، کارفرما جذبہ کا کرانے آزاد سے انگریزوں کو ملک پیچھے کے قیام کے دیوبند دارالعلوم فراہم مواقع کے زندگی بہتر لیے کے مسلمانوں کرکے تعاون سے انگریزوں رجحان کا خان احمد سید دیا، بچھا جال کا مدارس کے تعلیم دینی میں کونے کونے کے ملک نے فارغین کے تھا۔دارالعلوم کرنا اور ملک کو آزاد کرانے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کو زندگی گزارنے کے لئے لائحہ عمل دیا.

ہوئی۔اور آگے بڑھنے کا پیدا بیداری تعلیمی میں ملک اثر زیر کے یونیورسٹی مسلم گڑھ علی ف طر دوسری جذبہ پیدا ہوا.

میں نتیجے کے تحریک دیوبند دارالعلوم

میں قیادت کی مدنی احمد حسین مولانا میں بعد اٹھی تحریک رومال ریشمی کی حسن محمود شیخ الہند مولانا
.بگل پھونکا میں جنگ آزادی ساتھ کے کانگریس تحت کے نعرہ کے قومیت مشترکہ نے حلقے کے دیوبند

کے ملک پورے نے تحریک رہا۔اس بلند غلغلہ تحریک خلافت کا تک برسوں پانچ تقریباً سے1920
سے تحریک اس تھا۔البتہ یکسر عاری سے حواس و ہوش جو کردیا پیدا خروش و جوش میں مسلمانوں
ہے۔ جاتی جانی سے نام کے بغاوت موپلہ جو ہوئی پیدا بغاوت میں مسلمانوں کے بار مالا پاکر تحریک
بنایا۔ ذریعہ کا نفوذ عوامی اپنے اسے اور دیا ساتھ نے جی گاندھی کا تحریک خلافت

کی مشرقی علامہ میں تحریکات والی کرنے متحرک اور منظم متاثر، کو مسلمانوں سے نعروں جذباتی
کے ملک نے تحریک اس درمیان کے 1947 ہے۔1930 سے جاسکتا کیا شامل کو تحریک خاکسار
مختلف میں پاکستان بعد کے ملک تقسیم کیا، پیدا ماحول کا آرائی ہنگامہ بےمقصد میں عرض و طول
..کیا نے باقیات کے تحریک خاکسار بھی کام کا دینے ہوا کو رجحانات منفی اور سمت بے پر مواقع

چاہیے۔ ہونا بھی ذکر کا تحریک تبلیغی کاندھلوی کی الیاس مولانا میں تذکروں کے اسلامی تحریک
سماج آریہ لیے کے کرنے مجبور پر اسلام ترک پر نام کے کرن شدھی اور واپسی گھر کو مسلمانوں
اس مشتمل پر تعلیمات بنیادی کی اسلام لیے کے کرنے اثر بے کو کوششوں تھیں۔اِن جاری کوششیں کی
کیا۔ کام کا بڑا لیے کے بچانے کو وابستگی سے دین کی الناس عوام میں علاقہ کے میوات نے تحریک

اختیار شمولیت میں اس نے جناح علی محمد ایڈوکیٹ میں 1913 گئی دی تشکیل میں 1906 لیگ مسلم
مقدمہ کا ہوگئی۔ملت سپرد کے وکیل ماہر ایک قیادت کی تنظیم سنبھالی۔اوراِس کار زمام کی اس اور کی
ٹکڑوں تینوں کے صغیر ہوا۔بر حشر کیا کا موکل کہ چاہئے دیکھنا گیا۔لیکن لیا جیت اور گیا لڑا
ہوا کچھ جو ساتھ کے آبرو و عزت اور مال و جان کی ملت اس میں دیش بنگلہ اور پاکستان ہندوستان،
ہیں۔ کررہے ِسر بچشم مشاہدہ کا اس ہم ہے ہورہا اور ہے

مشتمل پر زادوں رئیس اور زادوں نواب قیادت پوری کی لیگ مسلم کر چھوڑ کو صورتوں استثنائی چند
کے یونیورسٹی مسلم گڑھ علی کہ چوں نوازی تھی۔انگریز ثانیہ فطرت کی طبقہ اس نوازی تھی۔انگریز
زدہ انگریز اس طبقہ درمیانی کا آیا۔مسلمانوں راس کو طبقے اِس ادارہ یہ لیے اس تھی موجود میں خمیر
کردیا۔ مسترد کو قیادت کی علماء نے اس اور پڑا چل پیچھے کے قیادت

شاید رہا، آزاد سے سحر کے قیادت لیگی مسلم زدہ انگریز جو تھا بھی ایسا طبقہ ایک کا مسلمانوں البتہ
.ہو نمائندہ کا طبقہ اسی “ میاں جمّن ” کا آبادی اَلہ اکبر

ہیں ساتھ کے گاندھی حضرت بھی میاں جُمّن

.ہیں ساتھ کے آندھی مگر ہیں خاک مشت گو

ہی ساتھ کے خاتمہ کے قوت سیاسی کی مسلمانوں گروہ منظم ایک کا ہندوؤں کے ذات نام نہاداونچی
سماج ہندو کہ تھی بات یہ میں مفاد کے گروہ اس تھا ہوگیا عمل سرگرم خلاف کے مسلمانوں اور اسلام

کرنے پورا کو مقصد فاسد اس اپنے پاس کے ہے۔ان برقرار میں صورت موجودہ پر بنیاد کی آشرم ورن
کی گروہ جائے۔اس کردیا پیدا ماحول کا نفرت عام خلاف کے مسلمانوں اور اسلام کہ تھا یہ طریقہ کا
کی مسلمانوں اور رہا چلتا سلسلہ کا فسادات وارانہ فرقہ میں حصوں مختلف کے ملک سے کوششوں
اور گیا ہوتا قریب وقت کا تقسیم و آزادی کی رہے۔ملک لگے پر داوً آبرو و عزت اور مال و جان
گیا۔ چلا بڑھتا ناچ ننگا یہ کا منافرت

. بالآخران تمام اتار چڑھاؤ کے بعد ملک آزاد ہوگیا.اور تقسیم بھی ہوگیا

اب حال یعنی آزادی کے بعد سے اب تک کے احوال پر نظر کرتے ہیں تو یقینی طور پر

پر ہند مسلمانان اثر برا سے سب کا تھی۔اس ہوئی میں کے جس ماحول خرابہ خون تقسیم و آزادی کی ملک
ان طرف ہوگیا۔دوسری منتقل پاکستان حصہ معتدبہ کا طبقہ سربرآوردہ اور یافتہ تعلیم کے پڑا۔مسلمانوں
سے گاؤں آبادیاں بڑی بڑی تھے ہوئے فسادات وارانہ فرقہ خلاف کے مسلمانوں جہاں میں علاقوں
گئیں۔مغربی چلی پاکستان یا ہوگئیں منتقل میں شہروں کر بیچ پونے اونے یاانہیں کر چھوڑ املاک اپنے
دیا نہیں جمانے قدم انھیں یا سکے بس نہیں وہ میں علاقہ اور کسی علاوہ کے سندھ صوبہ میں پاکستان
رہا۔ جاری تک جانے بن دیش بنگلہ کے علاقہ اس سلسلہ یہ اور گئے پاکستان مشرقی لوگ تر گیا۔زیادہ
وہ میں پاکستان لیے اس تھی رکھتی تعلق سے بہار تعداد زیادہ میں لوگوں ان والے جانے سے ہندوستان
میں ملکوں دونوں ان وہ بھی آج ہے، بھی میں دیش بنگلہ پہچان یہی کی ان رہے، جاتے کہے بہاری
ہیں۔ جاتے کہے مہاجر

ہے۔ ہوگئی تنگ لیے کے مسلمانوں کی زمین علاقوں تینوں کے برصغیر

پاکستانۖ مغربی ۗسابقہ پاکستان

ہے۔ چکا بن (Failed State) ریاست ناکام عملاًایک

پاکستانۖ مشرقی ۗسابقہ دیش بنگلہ

حال صورت جو کی مسلمانوں میں ہندوستان اور ہے کھڑا پر دہانہ کے (Civil war) ہنگامہ خانگی
ہے۔ کافی حوالہ کا کمیٹی سچر لیے کے اس ہے

مسلمانوں وہاں رہے دور سے آگ کی ملک تقسیم اور فسادات وارانہ فرقہ جو علاقے وہ ہندکے جنوبی
عرب دیارِ کر نکل سے گلیوں تاریک کی ملک کہ ہے یہ وجہ ایک کی اس رہی، بہتر نسبتاً حالت کی
ملے۔ زیادہ انھیں مواقع کے جدوجہد معاشی میں

پالیسی کی ریزرویشن میں رکھنے قائم پر بنیاد کی تفریق کی آشرم ورن کو سماج مسلم غیر کے ملک
سکے۔ رہ نہیں محفوظ بھی مسلمان سے آگ اس کی “ کیا۔” پڑوسیوں ادا رول اہم نے

جائیں نہ لپٹ شعلے میں جوش کے ہمسائیگی

.ہے کی گھر کے پڑوسی آگ یہ تاپئے مت

کام لیے کے مفادات گروہی اپنے لگی ہونے تشکیل وتنظیموں کی جمعیتوں پر بنیاد کی مسلمانوں میں پیشہ عراقی، گیا۔قریشی، چلا بڑھتا سلسلہ کا کرنے متعین رول سیاسی لیے کے غرض اس اور کرنے قیام کا جمعیتوں چھوٹی چھوٹی سے ناموں دیگر کے طرح اس اور طبقات انصاری،پسماندہ منصوری، احساس کا بات اس اور ہے بڑے پیمانہ پرموجود سماج کے مسلمانوں ہندوستانی سرگرمی یہ لگا۔آج ہونے کہ ہے بات ناک ہیں۔افسوس منافی کے وحدت کی امت پر بنیاد کی دین حرکتیں یہ کہ ہے ہوگیا موہومہ قبول کوعملاً حال صورت اس جماعتیں ملی و دینی گیر ملک نظر پیش کے فوائد مبینہ کے ریزرویشن ہیں۔ کم امکانات کے علاج کے جس ہے مرض وبائی ایک ہیں۔یہ چکی کر

!! کی دوا بغیر گیا بڑھتا مرض

ہے۔ایک ہوا اضافہ میں سمتی بے کی مسلمانوں میں میدان کے جہاں تک بات میدان سیاست کی ہے توسیاست سے اس یا ہوئی کمزور کہیں رہے۔کانگریس بنے بینک ووٹ کا پارٹی کانگریس مسلمان تک عرصہ ملک کر بنا پارٹی سیاسی اپنی لگے۔اب کرنے تلاش کو پارٹیوں سیاسی تودوسری ہوئے ناراض کبھی بے پوری اس صل ہے۔درا ہوا پیدا میں مسلمانوں رجحان کا کرنے مکدر مزید کو ماحول سیاسی کے مراکز دیگر کے ہے۔قوت رجحان کا سمجھنے محدود تک انتخابی سیاست محض کو سیاست وجہ کی سمتی کی کرنے پرکام سوالات ان اور اٹھانے آواز پر مسائل مجموعی پیش در کو ملک اور ہونے انداز اثر پر ہے۔ گئی کی نہیں توجہ طرف

جس کی وجہ سے اس ملک کا مسلمان عملی طور پر دوسرے درجہ کا شہری بن چکا ہے .

.اس میں بنیادی وجہ حکمت عملی کا ناہونا ہے.اور دوسروں پر اندھا اعتماد کرنا ہے

.ساتھ ہی ملی قیادتوں کا ملت کے مابین اعتماد کو کھودینا ہے

اب ماضی اور حال کے تجزیہ کے بعد اگر مستقبل کی بات کریں تو

ملی میں ہیں۔مسلمانوں بھی افزا امید مظاہر چند ہے گیا کیا ذکر اوپر کا جن باوجود کے خرابیوں تمام ان
: کہ ہے۔کیوں ہوا اضافہ میں اعتماد پر دین اپنے اور ہے بڑھا احساس کا تشخص

.ہاشمی ﷺ رسول قوم میں ترکیب ہے خاص

تحریک تھی۔1857 کی ہوچکی پذیر زوال کھوکر اقتدار سیاسی اپنا ملت یہ ابتداءمیں کی صدی انیسویں
کرنے حاصل وقار ہوا کھویا اپنا اور مانی نہیں ہار نے ملت باوجود کے ہوئی۔اِس دوچار سے ناکامی
سخت کے زمانے کے وتقسیم آزادی کی ہے۔ملک رہی کرتی سعی کی رکھنے محفوظ تشخص اور
خصوصاً بعد کے ہونے فنا کے پاکستان ہوئی۔مشرقی نہیں مایوس ہند اسلامیہ ملت باوجود کے حالات
بنانے بہتر کو مستقبل اپنے کر رہ اندر کے ملک ہوا۔اِسی پیدا حوصلہ نیا ایک اندر کے ہند اسلامیہ ملت
کی دین اپنے تک اقوام دیگر اور ہوئی پیدا یکسوئی میں میدانوں کے معیشت و ہوگئی۔تعلیم پختہ فکر کی
ملت دھیرے دھیرے میں کام اس ہوئی۔دعوتی نشرواشاعت کے مبذول توجہ طرف کی پہنچانے پیغام و دعوت

ہورہا بھی کچھ جیسا کام لگے۔دینی اشاعت یہ کا کرنے کام لوگ وابستہ سے اداروں اور افراد مختلف کے
رکھی زیادہ ہے۔داڑھیاں بڑھا اعتماد پر دین اپنے میں نسل نئی کہ ہے ہوا ضرور فائدہ یہ کا اس ہے
پہلو اس میں ہیں۔مستقبل جارہی پڑھی زیادہ بھی نمازیں اور ہیں جارہے پہنے زیادہ برقعے ہیں، جارہی
پسند انصاف طرف دوسری تو ہے ہوا اضافہ میں قوتوں ہندوتو طرف ہیں۔ایک امکانات کے بہتری سے
مظالم والے ہونے پر ان اور لیے کے روکنے پامالی کی حقوق کے مسلمانوں ٹیم ایک کی مسلموں غیر
زیادہ گروہ یہ بعد کے فسادات کے ہے۔گجرات کررہی کام لیے کے کرنے بلند احتجاج خلاف کے
ہے۔ آگیا میں میدان ساتھ کے سرگرمی

امکانات کے ہونے بہتر مزید کے اس اور ہے ہوئی بہتر کارکردگی کی مسلمانوں میں میدان کے تعلیم
دھیرے دھیرے تھا۔اب خال خال وجود کا ان میں میدانوں اہم کئی تھی یہ حال صورت وقت ہیں۔ایک
سیکٹر ہیلتھ صحت واشاعت، نشر ابلاغ، ذرائع ٹکنالوجی، انفارمیشن حرفت، و صنعت تجارت، صحافت،
ان کی ان سے لحاظ کے آبادی ہے۔اپنی لگا چلنے پتہ کا وجود کے مسلمانوں میں میدانوں دیگر اور
پیدا سنجیدگی جو تئیں کے تعلیم میں نوجوانوں مسلمان لیکن ہے کم بہت بھی اب موجودگی میں میدانوں
ہیں۔ جاسکتی کی وابستہ امیدیں اچھی سے اس ہے ہوئی

اسلامیہ ملت کہ ہیں پر مقام اس ہم ساتھ کے گزارشات بالا درج میں سلسلہ کے مستقبل اور حال ماضی،
کرسکیں۔ توجہ پر سوالات بنیادی متعلق سے زوال و عروج کے ہند

: مراد سے یازوال عروج

ہے۔ تصور جہتی ہمہ زوال یا عروج

سے لحاظ کے قوت سیاسی توذہن ہیں کرتے گفتگو متعلق سے ماضی کے مسلمانوں ہم جب عموماً
وہ سے لحاظ کے اخلاق و معیشت علم، مثلاً پہلوؤں دیگر کہ کیوں ہے، جاتا طرف کی زوال یا عروج
کرتا ترقی گروہ کوئی ہوں۔جب حامل کی قوت سیاسی زیادہ سے اقوام دیگر جو ہیں رہی اچھی قومیں
شروع گراوٹ سے پہلوؤں تمام تو ہے آتا زوال دور جب اور ہے لگتا ہونے بہتر سے پہلو ہر تو ہے
میں میدانوں دیگر کے زندگی اور معیشت معاشرت، اخلاق، علم، قوم کوئی اگر طرح ہے۔اسی ہوجاتی
گے۔ بڑھیں آگے قدم کے اس سے تناسب اسی میں میدان کے فراہمی کی قوت سیاسی تو گی بڑھے آگے

مقام اپنا نے امت ہے۔البتہ تاریخ کی زوال کے ان تاریخ سالہ سو دو پچھلی میں ہندوستان کی مسلمانوں
نے آرزو کی حصول کے مقام ہوئے کھوئے ہمیشہ اسے اور ہے کیا نہیں گم احساس کا کھودینے
درج حالت کی ہند مسلمانان مطابق کے رپورٹ کی کمیٹی سچر کہ ہے ہے۔ہوسکتا رکھا مضطرب
قبول بجنسہ کو پستی اپنی نے امت اس کہ ہے اہم بہت فرق یہ لیکن ہو خراب بھی سے ذاتوں فہرست
بہتر کے اس یہی اور ہے علامت کی زندگی کی اس ہے۔یہی باقی زیاں احساس کا ہے۔امت کیا نہیں
ایک ہے۔یہ مضمر میں ادراک کے مقام درست اپنے عروج کا ہند اسلامیہ ہے۔ملت ضمانت کی مستقبل
انسانیت پوری اسے بلکہ ہے نہیں بھرنا پیٹ اپنا طرح کی اقوام دیگر وجود مقصد کا جس ہے امت داعی
ملک اس وہ کہ ہے مرکزی تنظیموں، ملی قیادتوں کی داری ذمہ ہے۔یہ ہونا عمل سرگرم لیے کے بہبود و فلاح کی
دلاتے رہیں۔ یاد کی بلند مقام کے اس کو امت کر بچ سے کشمکش قومی کی

اور موجودہ دور کے مسابقاتی تقاضوں کے مطابق ملت اسلامیہ ہند کے لئے ایک ایسا روڈ میپ تیار کریں جو ملت کی دینی و عصری، سیاسی و سماجی، انفرادی و
اجتماعی، تعلیمی و اقتصادی زندگی کے تمام میدانوں کے لئے منارہ نور بن کر ان کی بے نور و مایوس زندگیوں میں امید کی کرن پھونک سکے اور فرقہ فرقہ کھیل
.کو ختم کر کے ملی مفادات کے لئے ذاتی اغراض کو قربان کرنے کا جذبہ بیدار کر سکے

زوال کی پزیری موجودہ کیفیت کے عروج پزیری میں تبدیل ہوجانے کا یہی راز ہے۔

اس یوم آزادی پر ہماری موجودہ حالت کا گزشتہ ۲۰۰ سالہ تاریخ کے ساتھ موازنہ کر کے مستقبل کے لئے لائحہ عمل تیار کرنا ہی ہماری جانب سے شہدائے آزادی و تحریک اسلامی ک۔و سچی اور حقیقی خراج عقیدت ہو گی .